کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ تاہم ان حالات میں ہمیں مذہبی رواداری، برداشت اور مکالمہ کے فروغ کے لیے کام کو جاری رکھنا ہے۔ اُن تمام لوگوں کا ساتھ دینا ہے جو انصاف کے لیے کام کر رہے ہیں، نیز اُن تمام افراد کی حوصلہ شکنی کرنا ہے جو مذہب، ذات، رنگ اور جنس کے نام پر امتیازی سلوک روا رکھتے ہیں۔"

کانفرنس کے اختتام پر جاری کردہ خط میں مسیحیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ "ایشیا میں رہنے والے ان مسلم بھائیوں کا ہر سطح پر ساتھ دیں جو انسانی حقوق کے لیے کام کر رہے ہیں۔" (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب"، لاہور - ۱۶ تا ۳۰ اپریل ۱۹۹۵ء)

ایشیا

پاکستان: پاسٹرل انسٹی ٹیوٹ ملتان کی ۲۵ سالہ جوبلی

[پاسٹرل انسٹی ٹیوٹ ملتان وطنِ عزیز کے چند اہم مسیحی اداروں میں سے ایک ہے۔ اِس سال انسٹی ٹیوٹ اپنی ۲۵ سالہ جوبلی منا رہا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے متنوع مقاصد میں مسلم - مسیحی مکالمہ اور پاکستان کے حوالے سے مسیحی برادری کے مسائل و معاملات پر غور و فکر شامل ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے "خبر نامے" میں اِس کا مختصر تعارف شائع ہوا ہے۔ جِس کے منتخب اقتباسات ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

"پاسٹرل انسٹی ٹیوٹ۔ ملتان پاکستان کے وسط میں واقع ہے، [ملتان] برصغیر کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے جنہیں ۳۲۵ قبل از مسیح میں سکندر اعظم نے فتح کیا۔ یہ ادارہ پاکستان کے مرکز میں واقع ہونے کے ساتھ ساتھ کلیسیاء میں بھی مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے اور یہاں کی سہولیات کے باعث یہ قومی سطح پر خدمت انجام دے رہا ہے۔ چنانچہ نہ صرف ملتان بلکہ دوسری ڈایوسیس کی ضروریات کو بھی مدِّ نظر رکھ کر یہاں پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں۔ ان پروگراموں میں شرکت کے لیے مختلف ڈایوسیس سے منتخب نمائندگان آتے ہیں۔"

"انسٹی ٹیوٹ کی ایک اور اہم قومی خدمت یہاں سے مختلف جرائد کی اشاعت ہے۔ انگریزی جریدہ فوکس اور اُردو جریدہ اچھا چرواہا گزشتہ ۲۵ سال سے یہاں سے شائع ہو رہا ہے۔ فوکس کی تقریباً آدھی اشاعت بیرون ملک کے لیے ہوتی ہے۔ یہ جریدہ زیادہ تر لائبریریوں کو بھیجا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر بھی اس کے خریدار ہیں۔ بیرون ملک اس کا مقصد لوگوں کو پاکستانی صورتِ حال سے آگاہ کرنا بھی ہے۔

انسٹی ٹیوٹ نے مسیحی - مسلم رابطہ فورم بھی قائم کر رکھا ہے جو گزشتہ گیارہ سالوں سے قائم ہونے کے باوجود ابھی تک اپنے ابتدائی مراحل میں ہے۔ مگر اس کا ایک حوصلہ افزا پہلو یہ ہے کہ ہمارے لیے اس تنظیم کا وجود مسیحی - مسلم رابطہ کے فروغ کی بنیادی کڑی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے ہم وقتاً فوقتاً مل بیٹھ کر دُعا، باہمی رفاقت و شراکت اور تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ اور ملک و قوم کے حالاتِ حاضرہ کے موضوعات پر باہمی گفتگو سے ایک دوسرے کے خیالات سے مستفیض ہوتے ہیں۔ نیز دونوں مذاہب میں مشترک اقدار ہمیں ایک دوسرے کے قریب کرتی اور باہمی تعاون سے ملکی ترقی کے لیے کام کرنے کا حوصلہ دیتی ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ کا کئی غیر سرکاری انسانی بہبود کی تنظیموں سے بھی رابطہ ہے۔ مثلاً ایمنسٹی انٹر نیشنل اور پاکستان انسانی حقوق کے کمیشن وغیرہ۔ ان کے مختلف اجلاس اور تربیتی کورس سال میں کئی بار یہاں ہوتے ہیں۔ خواتین سٹاف کا خواتین کی مختلف تنظیموں مثلاً پلائیڈ سوشل ریسرچ کی تنظیم، زنا بالجبر کے خلاف خواتین کی تحریک اور اکسفیم سے باقاعدہ رابطہ ہے۔ ان تنظیموں کے تعاون سے پروگرام پیش بھی کیے جاتے ہیں اور انہیں یہاں پروگرام کرنے کی سہولیات بھی بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

حال ہی میں پورے ملک سے ۲۵ مسلم ٹریڈ یونین کارکن پانچ ہفتوں کے تربیتی کورس کے لیے یہاں تھے۔ جو محنت کشوں کے قوانین اور تنظیموں سے متعلق تھا۔ جسے پاکستان کے ادارہ "مزدوروں کی تعلیم اور تحقیق" نے ترتیب دیا تھا۔ سٹاف کی ایک رکن تیسری دنیا کے تھیولوجین کی اقوامی تنظیم سے منسلک ہیں اور اس سے متعلقہ پروگراموں کے فروغ کی ذمہ دار ہیں۔

پاکستان میں بہت سے گروپ اور تنظیمیں انسٹی ٹیوٹ کو اپنے کئی پروگراموں، میٹنگوں اور ورکشاپوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان میں پاکستان مسیحی ہسپتال کی تنظیم، میجر ریلجس سپیریئرز اور کیتھولک بشپ کانفرنس کا قومی کمیشن، ادارہ امن و انصاف، بُنیادی انسانی حقوق [کی] کئی اور ترقیاتی تنظیمیں شامل ہیں۔"

اقلیتی اُمور و مسائل کی فہرست وزیر اعظم کو پیش کر دی گئی۔

کرسچن سٹڈی سنٹر راولپنڈی کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر سید چارلس مجد علی اور پاکستان کرسچن نیشنل پارٹی کے جنرل سیکرٹری جوزف فرانسس نے بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان کے ساتھ بدھ ۳ مئی کو وزیر اعظم ہاؤس میں ایک خصوصی ملاقات کی اور اُنہیں اقلیتی اُمور خصوصاً مسیحی مسائل کے سلسلے میں بریفنگ دی جن میں ۲۲ سال قبل قومیائے گئے تعلیمی اداروں کی واپسی، سینیٹ میں اقلیتی نمائندوں